آب غافلت او دہد ناگہ بہ باد

(موسیٰؑ کی والدہ نے جب خدا کے حکم سے موسیٰؑ کو دریائے نیل میں ڈال دیا تو خود ساحل سے حسرت کے ساتھ دیکھا اور کہنے لگیں کہ اے بے گناہ ننھے سے بیٹے! اگر لطف الٰہی تجھ کو فراموش کردے تو اس بے ملاح کی کشتی کے ذریعے تو کیسے بچ سکتا ہے۔ اگر خدائے پاک تیری خبر گیری نہ کرے تو یہ دریائے نیل کا پانی تجھے اچانک ہلاک کرڈالے گا۔)

یہ درست ہے کہ پروین نے اپنی منظومات میں متقدمین کے اسلوب کے ساتھ ان کے خیالات سے بھی استفادہ کیا ہے، لیکن اس نے صرف نقل اور ترجمے پر اکتفا نہیں کیا ہے بلکہ ان خیالات پر اضافہ کیا ہے، اور ان کی لطافت و معنویت کو بڑھا کر مضمون کو اپنا بنا لیا ہے۔ مثلاً بابا طاہر عریاں کا شعر ہے

ز دست دیدہ و دل ہر دو فریاد

کہ ہرچہ دیدہ بیند، دل کند یاد

یا اسی مضمون کا سعدی کا ایک شعر ہے۔ ؎

تقصیر ز دل بود و گناہ از دیدہ

آہ از دل و صد ہزار آہ از دیدہ

ان دونوں شعروں سے استفادہ کرکے پروین نے "دیدہ و دل" کے عنوان سے مناظراتی انداز میں ۲۲ شعروں پر مشتمل ایک عمدہ نظم لکھی ہے۔ جس کے چند شعر یہ ہیں ؎

ترا کہ آسماں صاحب نظر کرد

مرا مفتون و مست و بے خبر کرد

شمارا قصۂ دیگر گون نوشتند

حساب کار ما با خون نوشتند
بر آں گوہر کہ مژگان تو می سفت
نہاں با من ہزاراں قصہ می گفت
مرا شمشیر زد گیتی، ترا مشت
ترا رنجور کرد، اما مرا کشت
اگر سنگی ز کوئی دلبر آمد
ترا بر پائے و مارا بر سر آمد
بتی اگر تیر نا بردی کماں زد
ترا بر جامہ و مارا بہ جاں زد

(دل آنکھ سے کہتا ہے۔ جس وقت سے آسمان نے تجھ کو صاحب نظر بنایا ہے، مجھے عاشق اور مست اور بے خبر بنایا ہے۔)

تمہاری کہانی دوسرے انداز میں لکھی گئی ہے لیکن ہمارے معاملات کا حساب خون کی روشنائی سے تحریر کیا گیا ہے۔

تیری پلکوں سے جو آنسو بھی گرتا تھا وہ خفیہ طور پر مجھ سے ہزاروں کہانیاں بیان کر جاتا تھا۔

دنیا نے تیرے تو صرف مکا مارا ہے، لیکن مجھ پر تلوار چلائی ہے۔ تجھے تو صرف بیمار ہی کیا ہے، لیکن مجھے تو قتل کر ڈالا ہے۔

اگر معشوق کے کوچے سے کوئی پتھر پھینکا گیا ہے تو وہ تیرے پیر سے ہو کر گزر گیا ہے لیکن میرے سر پر آکر لگا ہے۔

اگر کسی معشوق نے کمان ابرو سے تیر چلایا ہے تو صرف تیرے لباس کو چھید کر گزر گیا ہے لیکن ہماری روح پر آکر لگا ہے۔)

[illegible]

و قطعات [illegible] ہیں۔ ان میں سے اس کی شاہکار نظموں اور قطعات کے عنوانات یہ ہیں:-

سفرِ اشک، لطفِ حق، کعبۂ دل، گوہرِ اشک، روحِ آزاد، دیدۂ دل، دریائے نور، گوہر و سنگ، حدیثِ مہر، ذرہ، جولائے خدا اور نغمۂ صبح [1]

ناقدین کی رائے ہے کہ اگر پروین کی صرف ایک نظم "سفرِ اشک" موجود ہوتی اور اس کے علاوہ اس کا سب کلام ضائع ہو چکا ہوتا یا اس کے علاوہ اس نے کوئی نظم نہ لکھی ہوتی تب بھی وہ فارسی شاعری میں ایک بلند اور ارجمند مقام پر فائز ہوتی۔

اور بقول ملک الشعراء بہار، پروین نے جتنا کلام اور جس ہمواری فصاحت اور روانی اور دوسرے خصوصیات و کیفیات سے متصف اس مختصر سی عمر میں فارسی شاعری کے ذخیرے میں اضافہ کیا ہے وہ فارغ البال مردوں کو بھی میسر نہیں، ایک معروف عورت سے اس کی کیا توقع کی جا سکتی تھی۔ سچی بات یہ ہے کہ ایران کے اندر اب تک کوئی دوسری ایسی عورت پیدا نہیں ہوئی جس کے اندر شاعری کی یہ لیاقت اور ذوق پایا گیا ہو، اور جس نے اپنے دوسرے تعلیمی اور گھریلو مشاغل کے باوجود ایسی نادر قسم کی نظمیں فارسی زبان میں کہی ہوں۔

مآخذ

1:- دیباچہ دیوان پروین از ملک الشعراء محمد تقی بہار خراسانی، ۱۳۴۴ شمسی تہران:- (بقیہ صفحہ ۹ پر)

برہان دہلی

اقبال کی شاعری میں عورت کا مقام

کمال جعفری

اقبال کی نظر میں عورت کا مقام ایک واضح نصب العین رکھتا ہے جو نہ بہت قدیم طرزِ معاشرت کا قائل ہے۔ اور نہ فیشن آمیز جدید آوارگی کا۔ اقبال کا نقطۂ نظر عورتوں کے مقام کے تعین میں درمیانی راہ کا حامی ہے۔ اقبال عورتوں کو چہار دیواری میں مقید رکھنے کے بھی خلاف ہیں۔ انہوں نے اس ضمن میں گہرے رنج و غم کا اظہار کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ عورتوں کو محض جاہل و ناکارہ بنا کر ان کی زندگی تباہ نہ کی جائے۔ وہ جدید علوم کے قائل ہیں لیکن تعلیمی بے راہ روی پر نالاں ہیں، علومِ تازہ کو اقبال نے کبھی غلط نہیں سمجھا۔ ؎

علومِ تازہ کی سرمستیاں گناہ نہیں

اقبال نے عورتوں کے حقوق کی پامالی پر اپنے غم کا اظہار بڑے تیکھے لہجے میں کیا ہے اور انہیں اس کا دکھ ہے کہ موجودہ سماج نے عورتوں کے جائز حقوق تسلیم کرنے سے گریز کیا ہے۔ ؎

میں بھی مظلومیِ نسواں سے ہوں غمناک بہت
نہیں ممکن مگر اس عقدۂ مشکل کی کشود

حاصلِ کلام یہ ہے کہ اقبال کا پیغام قرآن پاک کی روشنی میں عورتوں کے لیے سراپا مبنی بر حقیقت ہے۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ "عورت مرد کا لباس ہے اور مرد عورت کا"۔ اگر اس زاویۂ نگاہ سے دیکھا جائے تو اقبال کا پیغام عورت کے لیے وہی ہے جو خود خدا نے اپنی مقدس کتاب قرآن کے ذریعہ عورتوں کے لئے وضع کیا ہے۔